اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
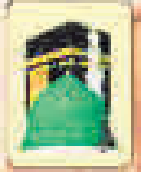
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِ یْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

علیہ) کے یہاں بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی یہ بھی نہیں۔ اُن کو میں نے نعت گوئی کے اُصول بتا دیئے تھے، اُن کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ رچا کہ ہمیشہ کلام اسی معیارِ اِعتدال پر صادِر ہوتا۔ جہاں شُبہ ہوتا مجھ سے دریافت کر لیتے۔ حسن میاں مرحوم نے ایک مقطع میں اس کی طرف اشارہ کیا کہ ؎

بھلا ہے حسؔن کا جنابِ رضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

غرض ہندی نعت گویوں میں اِن دو کا کلام ایسا ہے۔ باقی اکثر دیکھا گیا کہ قدم ڈگمگا جاتا ہے۔

فضائل مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

بلاشبہ جتنے فضائل و کمالات خزانۂ قدرت میں ہیں سب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے،

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ (پ ۱۲، یوسف:٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔

شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَدَارِجُ النُّبُوَّہ میں فرماتے ہیں:

ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر و تمام

(**اللہ** عزوجل نے اپنی تمام نعمتیں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تمام کر دیں۔ ت)

(مدارج النبوۃ بیان عقل و درعلم، ج اول، ص۳٦)

مَدنی پھول

میرے ایک وعظ میں ایک نفیس نکتہ مجھ پر اِلقاء ہوا تھا (یعنی دل میں آیا تھا) اسے یاد رکھو کہ جملہ فضائلِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے معیارِ کامل ہے وہ یہ کہ کسی مُنْعِم (یعنی نعمت دینے والے) کا دوسرے کو کوئی نعمت نہ دینا چار ہی طور پر ہوتا ہے: (۱) یا تو دینے والے کو اس نعمت پر دسترس (یعنی قدرت) نہیں، یا (۲) دے سکتا ہے مگر بخل (یعنی کنجوسی) مانع (یعنی رکاوٹ) ہے،

یا (۳) جسے نہ دی وہ اس کا اَہل نہ تھا، یا (۴) وہ اہل بھی ہے مگر اِس سے زائد اُسے کوئی اور محبوب ہے اُس کے لیے بچا رکھی۔ اُلوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیرِ قدرتِ ربّانی نہیں، باقی تمام کمالات تحتِ قدرتِ الٰہی ہیں اور **اللّٰہ** تعالیٰ اَکرَمُ الْاَکرَمِین ہر جَوَّاد سے بڑھ کر جَوَّاد اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فضل و کمال کے اَہل اور حضور سے زائد **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو کوئی محبوب نہیں۔ لازِم ہے کہ اُلوہیت کے نیچے جتنے فضائل جس قدر کمالات، جتنی نعمتیں، جس قدر برکات ہیں مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے سب اعلیٰ وجہِ کمال پر حضور کو عطا فرمائیں، اگر اُلوہیت عطا فرمانا بھی زیرِ قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرماتا۔ جیسے ارشاد ہوا:

لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ﳓ اِنْ كُنَّا فٰعِلِیْنَ(۱۷) — اگر ہم بیٹا چاہتے تو ضرور اپنے پاس سے اگر ہمیں کرنا ہوتا۔

(پ ۱۷، الانبیاء: ۱۷)

گویا اِرشاد ہوتا ہے اے نصرانیو! تم مسیح کو اور یہودیو! تم عزیر کو اور عرب کے مشرکو! تم ملائکہ کو ہماری اولاد ٹھہراتے ہو، ہمیں اگر اپنے لیے بیٹا بنانا ہوتا تو انہیں کو نہ بناتے جو سب سے زیادہ ہمارے مقرب ہیں یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نعت شریف لکھنے کی احتیاطیں

اور حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی یا گستاخی) ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اِس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔

نعت گو شاعروں کی خواب میں زیارت

(پھر فرمایا) مولانا کافی علیہ الرحمۃ کی زیارت آٹھ برس کی عمر میں مجھے خواب میں ہوئی۔ میری پیدائش کے گیارہ مہینے بعد مولانا کو پھانسی ہوئی۔ پچھلی غزل میں ایک مصرع یہ بھی لکھا تھا ؏

بلبلیں اُڑ جائیں گی سُونا چمن رہ جائے گا